نفع کمائیں گے۔

ان کاموں میں بھی ہمیشہ معلمین کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ معلمین بھی دوسرے کارکنوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا ہو گئے۔

اتنا بڑا اضطراب انگیز مسئلہ معاشرے میں پیدا کر دینا اور پھر اس کا کوئی حل یا طریق ازالۂ نقصان پیش نہ کرنا کسی مہذب اور مسلمان اور تعلیم یافتہ لوگوں کے ذریعے چلنے والی حکومت کا کارنامہ نہیں ہو سکتا۔

مگر اب یہاں ہے۔ اس لیے اسے حالتِ عذاب کہیے!

معلمین کا مستقبل اس پالیسی کے تحت جو کچھ ہو گا اس کا اندازہ اس تبدیلی سے کر لیجیے کہ پنجاب میں تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو یہ اختیارات دیئے جا رہے ہیں کہ پیشہ وارانہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنے والوں کے خلاف فوری کارروائی کر سکیں۔ پنجاب کے تعلیمی سیکرٹری صاحب نے یہ بتلاتے ہوئے پھر اس خبر کی تردید کی کہ حکومت تعلیمی اداروں کو نجی شعبوں کے حوالے کرنا نہیں چاہتی۔ وہی کام جو کر رہے ہیں، اسی کی تردید بھی ساتھ ہی (جنگ مورخہ ۱۵ جولائی ۹۰ء)۔ یہی بات مسٹر طارق سلطان سیکرٹری تعلیم پنجاب کی طرف سے نوائے وقت میں چھپی ہے (نوائے وقت ۱۵ جولائی)۔

سوال یہ ہے کہ جب اساتذہ کی ترقی و تنزلی یا سزا دہی کا اختیار آپ نے ان کے قریب ترین افسر کو دے دیا اور کسی تیسری اتھارٹی کا کوئی دخل نہیں ہو گا تو پھر کمزور اساتذہ کو کون تحفظ دلائے گا۔

معلم ایک ایسی مخلوق ہے جسے سرکار کی طرف سے رگڑا دینا ہمیشہ آسان رہا ہے۔ اَلا بَلا بہ گردنِ مُلا۔ یعنی ہر خرابی کی سزا ہر پھر کر معلم کو۔

(۲)

میں کئی روز سے اخبارات میں دیکھتا ہوں اور آج پھر اس دھمکی کو دوہرایا گیا ہے کہ اگر بھارت اور پاکستان میں جنگ ہوئی تو، اور مسئلہ کشمیر کی موجودہ حالت کو بدلنے کی

کوشش کی گئی تو امریکہ پاکستان سے تمام تعلقات ختم کر لے گا۔ اور کوئی مدد یا قرض نہ دے گا اس میں فوج کو بھی انتباہ دیا گیا ہے کہ اگر اس نے کوئی ایسی ویسی جنبش کی تو پھر اسے کیفرِ کردار سے دوچار ہونا پڑے گا۔

یعنی یہ دُور ہی دُور سے ہم پہ یوں حکمرانی ہو رہی ہے۔ امریکہ پاکستان کو تو بار بار جھاڑ پلا دیتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اس نے کشمیریوں کو غیر انسانی بہیمانہ مظالم سے گزرتے ہوئے دیکھ کر بھارت کو بھی کوئی دھمکی دی۔ وہ ہمارے دریاؤں کو خشک کر کے اور [illegible] والوں کو فرنا بیراج بنا کر دونوں طرف انسانی آبادیوں کو بھوکا بھی مارنا چاہتا ہے اور سیلابوں کا شکار بھی بنانا چاہتا ہے۔ کبھی امریکہ نے اس کا نوٹس لیا۔ بھارت نے اقوام متحدہ کی قرارداد استصواب پر عمل کرنے کو ٹالتے ٹالتے اب اس سے مکمل انحراف کر لیا ہے، کیا امریکہ نے اس کے اس مکارانہ رویے پر گرفت کی۔ یہی حال ایٹم بم کے متعلق جانبداری کا ہے۔

امریکہ نے پاکستان دوستی کے پردے میں جو بھارت نوازی شروع کر رکھی ہے، اب پاکستان کے لوگ اسے سمجھنے لگے ہیں۔ کسی بھی بڑی طاقت کو اگر بڑا رہنا ہو اور عزت سے رہنا ہو تو اسے اپنے آپ کو با اُصول ثابت کرنا چاہیے۔ دو حکومتوں کے متعلق ایک جیسے پسند و ناپسند کے طریقے اختیار کرنے چاہییں۔ اور کسی چھوٹی طاقت کو کبھی کچو کے نہیں دینے چاہییں۔ ایک طرف تم ہمارے حکومتی معاملوں میں دخل دیتے ہو، ہمارے اقتصادی نظام کو زیر و زبر کرتے ہو، ٹیکسوں اور قیمتوں اور محصولات کے فیصلے دیتے ہو، قرضے جاری کرتے ہو، سُود لُوٹتے ہو، دوسری طرف اپنے ذرائع ابلاغ سے ہمارے خلاف جب پروپیگنڈا چاہتے ہو، شروع کر دیتے ہو، اور ادھر بین الاقوامی سطح پر بھارت کو بینے سے لگا کر ہمیں دھمکیاں دیتے ہو اور کشمیریوں کے متعلق کہتے ہو کہ وہ اسی طرح بہیمیت کے کولہو میں پیلے جاتے رہیں۔ کتنی گندی پالیسی ہے۔

اس پالیسی کا نتیجہ کسی نہ کسی دن یہ ہو گا کہ امریکہ کو پاکستان میں وہی کچھ بھگتنا پڑے گا جو اس نے ایران میں بھگتا۔

ہم کسی ایسی دوستی اور کسی ایسے قرضے اور کسی ایسے ہمدردانہ مشورے اور کسی ایسی دھمکی کو جُوتے کی نوک پر رکھتے ہیں جس کا مقصد ہمیں ذلیل کرنا یا ہمیں بندۂ بے دام سمجھنا یا ہمیں ہمارے دین اور ایمان اور ہمارے جذبۂ پاکستانیت سے محروم کرنا ہو۔

تم نے آج ہمیں جن سازشوں میں گھیر رکھا ہے، ان کے جال جلد ٹوٹ جائیں گے۔ تم بھارت کو ایک میزائیل کی طرح ہمارے خلاف استعمال کر رہے ہو اور پھر کہتے ہو کہ خبردار میرے اس پیارے میزائیل سے چھیڑ چھاڑ نہ کرنا، بس اس کی زد میں خوشی خوشی سے آؤ اور امریکہ کا نام جپتے جپتے مر جاؤ۔ دوسرا میزائیل تمہارے پاس اسرائیل کا ہے جس کے بٹن پر تم ہاتھ رکھے ہوئے ہو۔ اب روس بھی تمہارے سامنے ڈگیں ڈال چکا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم اس دنیا میں جگہ جگہ تباہی مچا دو، جیسے آجکل افغانستان میں اور ہمارے یہاں اور کشمیر میں مچی ہوئی ہے، ہو سکتا ہے کہ تم کسی کو اُدھر سے کاٹو اور کسی کو اِدھر سے کاٹو اور پھر ان کو کہیں کا کہیں جا جوڑو۔

مگر دو باتیں یاد رکھو! ایک تو یہ جب کبھی دنیا میں اتھل پتھل ہو گئی[1]، امریکہ اپنے تباہ کار ایٹمی دیووں اور خلائی جنگ کرنے کے وسائل کے باوجود خود تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ دکھائی دے رہا ہے کہ اس کی اجل مسمیٰ پوری ہو چکی ہے۔

دوسری گذارش یہ کہ مسلمان ہر حال میں زندہ رہے گا۔ امریکہ میں بھی، رُوس میں بھی، بھارت اور کشمیر میں بھی، افغانستان اور جاپان میں بھی۔ ساتھ ہی یہ بھی یقین رکھیے کہ پاکستان بھی باقی رہے گا۔ اور پاکستان کی رُوح اور اسپرٹ پھیلتی جا رہی ہے اور یہ مزید پھیلے گی۔ دنیا میں اور بھی پاکستان بنیں گے۔

خدا کرے کہ ہم پاکستانی اپنے ایمان، اپنی محبتِ رسولؐ اور اپنی تعلیماتِ قرآن کے مطابق اس نازک وقت میں صحیح پارٹ ادا کر سکیں اور طاغوتی طاقتوں اور ان کی شرارتوں کا پورا پورا شعور حاصل کر کے ان کے فتنوں کو تہس نہس کر سکیں۔

---

[1] بدقسمتی سے امریکہ مشرقِ وسطیٰ کے معاملے میں بُری طرح اُلجھ گیا ہے۔ آخری نتائج نہ جانے کیا ہوں؟